BARNEVERNET

TIL BARNETS BESTE

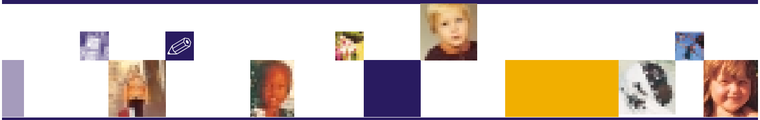

تحفظِ اطفال... بچوں کی بھلائی کے لیے!

BARNE- OG FAMILIEDEPARTEMENTET

وزارتِ اطفال و عائلی امور

تاہم طویل مدت کے لیے بچے کو رضائی خاندان کے ساتھ رکھا جاتا ہے کیونکہ وہ ایک عام گھر کی طرح ہوتا ہے۔ جب قانونی فیصلے کے بعد پرورش کا حق والدین سے لے لیا جاتا ہے تو ایسی صورت میں قانونِ اطفال کا تقاضا ہوتا ہے کہ رضائی گھر کی تلاش میں اس بات کو مدِ نظر رکھا جائے کہ وہ بچے کی انفرادیت اور پرورش اور تعلیم و تربیت کی ضرورت کے مطابق ہو اور مستحکم ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ بچے کو ایسے ماحول میں رکھا جائے جہاں وہ اپنی پہچان کو مستحکم کر سکے۔ مثال کے طور پر مذہب یا نسلی تعلق۔

اگر بچے کا اپنے والدین سے رابطہ بچے کیلیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہو تو صوبائی کمیٹی یہ فیصلہ بھی کر سکتی ہے کہ بچے کا پتہ والدین سے خفیہ رکھا جائے۔

اگر کوئی بچہ چال چلن کی خرابی کا مرتکب ہو تو صوبائی کمیٹی فیصلہ کر سکتی ہے کہ بچے کو کسی ادارے میں علاج کے لیے رکھا جائے۔ یہ فیصلہ بچے یا والدین کی رضامندی یا اس کے بغیر کیا جا سکتا ہے۔

اگر یہ بچے کی بھلائی میں ہو تو بعض اوقات بچے کے والدین کو بچے کے بارے میں تمام حقوق سے محروم کرنے کا فیصلہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

فریقین کے حقوق ۔ اپیل کا حق۔

بلدیاتی ادارہ برائے تحفظِ اطفال کے تمام فیصلوں کے خلاف صوبائی مہتمم fylkesmannen کے ہاں اپیل کی جا سکتی ہے۔ بنیادی طور پر اس کا اطلاق بنیادی احتیاطی امدادی اقدامات پر ہوتا ہے۔ قانون کے مطابق ادارہ برائے تحفظِ اطفال کے فیصلوں کے خلاف اپیل تین ہفتوں کے اندر اندر ہونا چاہیے۔ صوبائی کمیٹی کے کیے ہوئے فیصلوں مثال کے طور پر پرورش کے حق کو صلب کرنا کو مقامی عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ اس کی مدت دو ماہ ہوتی ہے۔

فریقین کو اپیل اور مقدمہ کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ حق والدین کو حاصل ہوتا ہے جب وہ حقِ پرورش میں برابر کے شریک ہوں۔ جب بچہ پندرہ سال سے بڑا ہو اور حالات کو سمجھ رہا ہو تو وہ بھی فریق شمار ہوتا ہے۔ خصوصی حالات میں صوبائی کمیٹی پندرہ سال سے کم عمر کے بچے کو بھی فریق قرار دے سکتی ہے۔ جب بچے کے چال چلن کی وجہ سے اقدامات کا معاملہ ہو تو بچہ کسی بھی عمر میں ہو اسے فریق شمار کیا جاتا ہے۔

بچہ اگر باقاعدہ طور پر فریق نہ بھی ہو تو اگر معاملے کی نوعیت، بچے کی ذہنی بلوغت اور نشو نما کو مد نظر رکھتے ہوئے اسے حالات سے آگاہ رکھا جاتا ہے اور اس سے مشورہ لیا جاتا ہے۔ جب بچے کی عمر بارہ سال ہو تو اسے رضائی گھر میں رکھنے، کسی ادارے میں رکھنے یا بعد ازاں کسی دوسری جگہ منتقل کرنے سے پہلے اس کی رائے لینا لازمی ہوتی ہے۔

فریقین کی نمائندگی ایک وکیل کر سکتا ہے۔ صوبائی کمیٹی اور بعد ازاں عدالت میں مقدمہ داخل ہونے کی صورت میں اٹھنے والے وکیل کے اخراجات سرکار اٹھاتی ہے۔

والے اقدامات میں والدین کا تعاون حاصل کرے۔

احتیاطی تدابیر

بنیادی طور پر بچے کا اپنے گھر میں نشو نما پانا سب سے بہتر ہوتا ہے۔اس لیے ادارہ برائے تحفظِ اطفال سب سے پہلے دیکھتا ہے کہ آیا احتیاطی اقدامات کی مدد سے گھرانے کی مدد ہو سکتی ہے۔ایسے احتیاطی اقدامات مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں :

- مثال کے طور پر ایک راہنما tilsynsfører کے تقرر سے کنبے کو مدد اور راہنمائی فراہم کرنا
- بچے کو مالی مدد دینا تاکہ وہ فارغ اوقات کے مشاغل میں شریک ہو سکے۔
- گھر میں مدد دینے ،بارنے ہاگے میں جگہ فراہم کرنے یا فارغ اوقات کے نظام کے تحت fritidsordning جگہ فراہم کرنا وغیرہ
- مددگار فراہم کرنا støttekontakt
- وقتی طور پر کسی دوسری جگہ رہنے کا انتظام

دیگر امدادی اقدامات کی بنیاد اس بات پر رکھی جاتی کہ بچے یا نوجوان کو دی جانے والی مدد والدین کے تعاون اور شرکت سے دی جائے گی۔ایسی مدد ماؤں کے گروپ میں شرکت یا اپنی مدد خود کرنے والے گروپ یا دیگر مقامی اقدامات مین شمولیت ہو سکتی ہے۔

خصوصی معاملات میں اس بات کی ضرورت بھی محسوس ہو سکتی ہے کہ اقدامات والدین کی رضامندی کے بغیر ہی کیے جائیں۔

بچے کو گھر سے باہر رکھنا۔

بچے کی پرورش کو اپنے ذمہ لینے کا اقدام انتہائی غیر معمولی حالات میں کیا جاتا ہے۔بچے کی پرورش کو اپنے ذمہ لینا بچے اور والدین دونوں کے لیے ایک بہت اہم قدم ہوتا ہے۔اس لیے ایسا قدم اٹھانے کے لیے بہت وزنی دلائل ہونا چاہیئں۔

اگر گھر میں کیے جانے والی احتیاطی اقدامات کا کوئی نتیجہ نہ نکلے تو ادارہ برائے تحفظِ اطفال پرورش کو اپنے ذمہ لینے کا فیصلہ کرتا ہے۔اس پر عمل والدین کی رضامندی یا اس کے خلاف ہو سکتا ہے۔اگر شدید تشدد یا پرورش میں شدید کمی کا واقع ہو تو بچے کی پرورش کو ادارہ فوری طور پر اپنے ذمہ بھی لے سکتا ہے۔ لیکن یہ ایک استثنائی صورت ہوتی ہے عام طور پر پہلے والدین کے تعاون سے گھر ہی پر امدادی اقدامات آزمائے جاتے ہیں۔

اگر والدین اور ادارہ برائے تحفظِ اطفال متفق ہوں کہ بچے کو عبوری مدت کے لیے کسی دوسری جگہ رکھا جائے، تو ایسا کرنے کے لیے ضروری نہیں کہ ادارہ برائے تحفظِ اطفال سرکاری طور پر بچے کی پرورش کو اپنے ذمہ لے۔

بچے کی پرورش کو والدین سے لے لینے کا مقدمہ بلدیاتی ادارہ برائے تحفظِ اطفال تیار کرتا ہے اور اسکا فیصلہ سرکاری خود مختار صوبائی کمیٹی برائے سماجی امور کرتی ہے۔اس کمیٹی کے پانچ ارکان ہوتے ہیں جس کا امیر ایک وکیل ہوتا ہے۔والدین کو حق ہے کہ وہ مقدمے کی سماعت کے دوران موجود رہیں تاہم جب کمیٹی آپس میں صلاح مشورہ کرتی ہے یا فیصلہ دیتی ہے والدین کو موجود رہنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

پرورش کو سرکاری رہنمائی میں دیتے وقت اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ بچے کو ایک رضائی گھر fosterfamilie میں رکھا جائے یا بچوں اور نوجوانوں کے گھر میں رکھا جائے۔عبوری مدت کے لیے ،جب بچے کی اپنے گھر واپسی کی جلد توقع ہو ،بچے کو کسی ادارے ہی میں رکھا جاتا ہے۔

معلومات حاصل کی جا سکیں۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ مثال کے طور پر اس نے خود کچھ دیکھا ہے یا اس نے کسی سے سنا ہے ؟ اطلاع کی بنیاد مشاہدہ ہے یا یہ اس کا خیال ہے ؟

ادارہ برائے تحفظِ اطفال اس بات کی اجازت بھی لینے کی کوشش کرتا ہے کہ اس اطلاع کو بطورِ حوالہ استعمال کر سکے۔ اگر اطلاع دہندہ اطلاع کو واپس لے تو ادارہ برائے تحفظِ اطفال فیصلہ کرتا ہے کہ وہ معاملے کہ اپنے طور پر چھان بین کرے یا نہ کرے۔ اگر ادارہ برائے تحفظِ اطفال معاملہ کی چھان بین کا فیصلہ کرتا ہے تو والدین کو دفتر میں بلایا جاتا ہے یا ان کو اطلاع دی جاتی ہے ادارہ برائے تحفظِ اطفال کے لوگ ان کے گھر آ رہے ہیں۔ اگر معاملہ چھوٹے بچوں کا ہو تو والدین سے علیحدگی میں بات کی جاتی ہے اگر معاملہ بڑے بچوں یا نوجوانوں کا ہو تو ان کو بھی اکثر اوقات گفتگو میں شامل کیا جاتا ہے۔

والدین کو اطلاع کے بارے میں بتایا جاتا ہے اور ضرورت محسوس ہو تو پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کے مضمون پر بات کی جاتی ہے۔ ادارہ برائے تحفظِ اطفال مطلع کرتا ہے کہ وہ دیگر اداروں سے بھی معلومات حاصل کریں گے جو بچے کو جانتے ہوں مثال کے طور پر نرس، بارنے ہاگے، سکول، نفسیاتی ماہر PP-tjenesten وغیرہ۔ والدین کو ان کے حقوق سے بھی آگاہ کیا جاتا ہے مثال کے طور پر انہیں کاغذات کو دیکھنے کا حق ہے۔

ادارہ برائے تحفظِ اطفال کب مداخلت کرے گا؟

بچوں کی دیکھ بھال اور پرورش والدین کا حق اور فرض ہے۔ بچوں سے ہماری مراد ۱۸ سال سے کم عمر افراد ہیں۔ اگر کوئی سرکاری ادارہ (۱۸ سال سے کم عمر بچوں کی صورت میں) مداخلت کرنا چاہتا ہے تو اسے قانونی جواز چاہیے ہوتا ہے۔ قانون برائے تحفظِ اطفال اور سرکاری اداروں کے قانون forvaltning-sloven میں اس سلسلے میں اہم شقیں موجود ہیں۔ تاہم ایسی تمام شقیں واضح نہیں ہیں بلکہ ان میں انفرادی سوچ و بچار سے کام لینا پڑتا ہے۔

ادارہ برائے تحفظِ اطفال کا فرض ہے کہ مندرجہ ذیل صورتِ احوال میں مداخلت کرے :

- ☐ بچے کو گھریلو حالات یا دیگر وجوہات کی بناء پر امدادی اقدامات کی خصوصی ضرورت ہو۔
- ☐ بچے کی روزمرہ دیکھ بھال میں شدید کمی ہو یا بچے کی عمر اور نشو نما کے لحاظ سے اسے انفرادی رابطہ اور تحفظ نہ ملے۔
- ☐ والدین ایک بیمار یا معذور یا خصوصی مدد کے مستحق بچے کو ضروری مدد یا تربیت فراہم نہ کر سکیں۔
- ☐ بچے کو گھر میں تشدد یا دیگر شدید زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا ہو۔
- ☐ اس بات کے واضح امکانات ہوں کہ بچے کی صحت یا نشو نما کو شدید خطرہ لاحق ہے کیونکہ والدین بچے کی مناسب ذمہ داری اٹھانے سے معذور ہیں۔
- ☐ بچہ چال چلن غیر مناسب ہے
  - جرائم کا مستقل یا متواتر ارتکاب
  - منشیات کا مستقل استعمال یا دیگر

اگر ادارہ برائے تحفظِ اطفال کو ایسے معاملات کی اطلاع ملے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ فوری طور پر معاملہ کی چھان بین کرے۔

بچے کی بہتری۔

ادارہ برائے تحفظِ اطفال کا کام کا بنیادی اصول یہ کہ جو بھی اقدامات کیے جائیں وہ بچے کی بہتری کے لیے ہوں۔ اگر بچے اور والدین کے مفادات مختلف ہوں تو ایسے میں بچے کے مفادات کو پیشِ نظر رکھا جائے گا۔ اس کا ذکر قانونِ اطفال میں موجود ہے۔ ادارہ برائے تحفظِ اطفال ہر حال کوشش کرے گا کہ کیے جانے

کر سکے۔ لیکن ساتھ ہی اس کی ذمہ داری ہے کہ اگر اس سے حالات بہتر نہ ہوں تو ضروری اقدامات اٹھائے۔

جو بچے مشکل حالات کا شکار ہوتے ہیں وہ ادارہ برائے تحفظِ اطفال کی ذمہ داری ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ادارہ برائے تحفظِ اطفال تنہا اس ذمہ داری کو اٹھائے گا۔ دیگر سرکاری ادارے اور ماہرین بھی اس بات کے ذمہ دار ہوتے ہیں کہ جو بچے اور خاندان مدد کے مستحق ہوں ان کی مدد ہو سکے۔ عام افراد کی بھی ایک ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری قانونی تو نہیں ہوتی لیکن اخلاقی نوعیت کی ہوتی ہے جس میں حیثیتِ انسان ہم پر لازم ہے کہ ہم دیگر انسانوں اور بالخصوص بچوں کی مدد کریں۔

ادارہ برائے تحفظِ اطفال کو معاملہ کی اطلاع دیجیے۔

اکثر معاملات کا آغاز والدین کے ادارہ برائے تحفظِ اطفال سے رابطہ ہوتا ہے۔ لیکن اس ادارہ کو بہت سے معاملات کی اطلاع سرکاری ملازمین، پڑوسیوں، افرادِ کنبہ اور ایسے لوگوں سے بھی ملتی ہیں جو بچوں کے بارے میں فکر مند ہوتے ہیں۔ ہر اطلاع پر غور کیا جاتا ہے اور اگر ضروری محسوس کیا جائے تو معاملہ کا جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔ متعلقہ خاندان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ادارہ برائے تحفظِ اطفال معاملہ کی چھان بین کر رہا ہے اور اگر ممکن ہو تو خاندان کے ساتھ دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس میں بہتر تعاون ہو سکے۔

عام آدمی اپنا نام بتائے بغیر ہمیں اطلاع دے سکتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی بھی شخص ہمیں اطلاع دے سکتا ہے کہ وہ کسی بچے کے بارے میں فکر مند ہے لیکن وہ متعلقہ خاندان کو اپنا نام نہیں بتانا چاہتا۔ ادارہ برائے تحفظِ اطفال کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ اپنی شناخت کروائیں لیکن اگر کوئی شخص اپنی شناخت ظاہر کیے بغیر بھی اطلاع دے تو ادارہ برائے تحفظِ اطفال کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ معاملے کی چھان بین کرے۔ ادارہ برائے تحفظِ اطفال کسی فرد کو اپنی شناخت چھپانے کی اجازت تو دے سکتا ہے لیکن جب معاملہ صوبائی کمیٹی یا عدالت میں پیش ہو تو کسی کو گواہی سے استثناء نہیں دے سکتا۔ ایسی صورت میں اطلاع دہندہ کی شناخت ظاہر کرنا پڑتی ہے۔

سرکاری ادارے اور ملازمین مثال کے طور پر سکول، بارنے ہاگے اور نفسیاتی امداد کا دفتر PP-tjenesten کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اگر کوئی بچہ مشکل میں ہو تو معاملات کو سلجھانے کی اپنے طور پر کوشش کریں۔ اگر سرکاری اداروں کو شک ہو کہ بچے کو مار پیٹ کا نشانہ بنایا جا رہا ہے یا اس کی پرورش اور دیکھ بھال میں شدید کمی واقع ہو رہی ہے تو ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ادارہ برائے تحفظِ اطفال کو اس کی اطلاع دیں۔ سرکاری ملازمین اپنی شناخت کو خفیہ رکھنے کا تقاضا نہیں کر سکتے۔

قانون کے مطابق ایسے افراد یا ادارے بھی ایسے معاملات کو ادارہ برائے تحفظِ اطفال کے علم میں لانے کے پابند ہیں جو عام طور پر معاملات کو خفیہ رکھنے کے پابند ہوتے ہیں۔ اس کا اطلاق ڈاکٹر، ماہر نفسیات، نرس اور دائی وغیرہ پر ہوتا ہے۔

عام طور پر جب بات ادارہ برائے تحفظِ اطفال تک پہنچتی ہے تو مسائل بہت سنجیدگی اختیار کر چکے ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں ادارہ برائے تحفظِ اطفال کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ بچے کو پہنچنے والے نقصانات مزید شدت اختیار نہ کریں۔ اس لیے بیشتر معاملات میں ادارہ برائے تحفظِ اطفال کو بہت پہلے اطلاع دی جانا بہتر ہوتا ہے۔

ادارہ برائے تحفظِ اطفال کیسے کام کرتا ہے؟

جب ادارہ برائے تحفظِ اطفال کو یہ اطلاع ملتی ہے کہ کسی جگہ دیکھ بھال اور پرورش میں کمی واقع ہونے کا شک پیدا ہو رہا ہے تو ادارہ برائے تحفظِ اطفال کی ذمہ داری ہے کہ معاملہ کی اچھی طرح چھان بین کرے۔ سب سے پہلے ادارہ اطلاع دہندہ سے رابطہ قائم کرتا ہے تاکہ زیرِ نظر معاملہ کے بارے میں بہتر

تحفظِ اطفال... بچوں کی بھلائی کے لیے!

ناروے میں بچوں کی دیکھ بھال اور پرورش والدین کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ لیکن بعض اوقات والدین کو بچے کی بہتر حفاظت کیلیے مدد کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ مدد کی یہ ضرورت قلیل یا طویل مدت کیلیے ہو سکتی ہے کیونکہ والدین خود مشکل حالات کا شکار ہوتے ہیں۔ شاید وہ خود سے بچے کو وہ تحفظ اور دیکھ بھال نہیں دے پاتے جس کی ضرورت بچے کو ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ادارہ برائے تحفظِ اطفال کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ مدد فراہم کرے۔

"ہم نے گفتگو کی تھی کہ ہمیں شاید ادارہ برائے تحفظِ اطفال کی مدد لینا چاہیے لیکن ہم نے اپنے آپ کو بے بس اور پریشان محسوس کیا۔"

ہمیں اکثر ایسے بیانات سننے کو ملتے ہیں۔ ایک ماں یا باپ کے طور پر آپ ادارہ برائے تحفظِ اطفال سے رابطہ قائم کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اگر آپ پڑوسی یا استاد وغیرہ ہیں تو شاید آپکی سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ کو کیا کرنا چاہیے۔ یا شاید آپ دوسروں کے معاملات میں مداخلت سے باز رہنا چاہتے ہوں یا شاید یہ سوچتے ہوں کہ اگر آپ نے ادارہ برائے تحفظِ اطفال سے رابطہ قائم کیا تو اس کے پریشان کن نتائج نکل سکتے ہیں۔

نتیجہ یہ ہے کہ بہت سے بچوں اور والدین کو وہ مدد نہیں مل پاتی جس کی انہیں ضرورت ہوتی ہے اور جو ان کا قانونی حق ہوتا ہے۔

اس لیے اگر آپ شک میں ہوں تو ادارہ برائے تحفظِ اطفال سے رابطہ قائم کیجیے۔ ادارہ برائے تحفظِ اطفال شروع میں گھر ہی میں مدد فراہم کرتا ہے تاکہ بچے اور والدین مل کر رہ سکیں۔ بہت سے ایسے معاملات میں جہاں ادارہ برائے تحفظِ اطفال کو بچوں کی دیکھ بھال اپنے ذمہ لینا پڑی، اسی نوبت ہی نہ آتی اگر والدین یا کسی دوسرے نے ادارہ برائے تحفظِ اطفال سے ابتدائی مراحل میں رابطہ قائم کر لیا ہوتا۔

اس کتابچہ میں ہم آپ کو مختصر طور پر بتائیں گے کہ ادارہ برائے تحفظِ اطفال کیا ہے اور یہ بچوں کی بہتری کے لیے کس قسم کی مدد فراہم کر سکتا ہے۔

ادارہ برائے تحفظِ اطفال کیا ہے؟

ادارہ برائے تحفظِ اطفال اس بات کی ضمانت ہے کہ تمام بچوں اور نوجوانوں کو توجہ، تحفظ اور نشو نما کی ممکنات میسر ہوں۔ ادارہ برائے تحفظِ اطفال کی ذمہ داریاں اور دائرۂ کار قانونِ اطفال (قانون از 17 جولائی 1992 نمبر 100) میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ادارہ برائے تحفظِ اطفال کی ذمہ داری بلدیہ کے ادارے بنام Barnevernstjenesten کے پاس ہوتی ہے۔

ادارہ برائے تحفظِ اطفال کا سب سے اہم کام ان بچوں کی مدد کرنا ہوتا ہے جو سب سے زیادہ مشکل میں ہوتے ہیں۔ اس ادارے کا کام ہے کہ وہ بچوں کو پرورش کے سقم سے بچائے اور اس بات کا سدباب کرے کہ بچے جسمانی یا ذہنی طور پر تکلیف محسوس کریں۔ اگر ایسے حالات ادارہ برائے تحفظِ اطفال کے علم میں آئیں تو ادارے کی قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کا جائزہ لے اور اگر ضرورت محسوس ہو تو عملی اقدامات اٹھائے۔ ادارہ برائے تحفظِ اطفال کی قانونی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ ملنے والی اطلاع پر غور کرے، اور اگر ضرورت محسوس کرے تو تین ماہ کے اندر اندر معاملہ کا قریبی جائزہ لے۔ اگر یہ ضروری ہو کہ اس معاملہ میں اقدام اٹھائے جائیں تو ادارہ برائے تحفظِ اطفال کی ذمہ داری ہے کہ جائزہ کے اختتام کے چھ ہفتے کے اندر اندر ان اقدامات کا اطلاق کرے۔ قانون سازوں کے نزدیک بچوں کو مدد فراہم کرنا اتنا اہم ہے کہ اگر طے شدہ اوقات کے اندر اندر بچے کو مدد فراہم نہ ہو سکے تو بلدیہ کو جرمانہ ہو سکتا ہے۔

ادارہ برائے تحفظِ اطفال کا کام مدد اور نگرانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ ادارہ مدد فراہم کر سکتا ہے تاکہ ایک گھرانہ اپنی پرورش کی ذمہ داری کو احسن طریق سے پورا

ناشر :وزارتِ اطفال و عائلی امور

Barne- og familiedepartementet

سرکاری ادارے اس اشاعت کی مزید نقول حاصل کرنے
کے لیے مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں :

Statens forvaltningstjeneste
Informasjonsforvaltning
Postboks 8169 Dep., 0034 Oslo
فیکس: 22 24 27 86

ای میل: ifa-bestilling@ft.dep.no

پریس: www.kursiv.no

اشاعت: پانچ ہزار

اس اشاعت کا نمبر: Q-0801 U